خواتین کے لیے درسِ قرآن ڈاٹ کام کا آن لائن رسالہ

شمارہ نمبر 25

Darsequran.com/haya

ای میگزین

پیامِ حیاء

عید نمبر

عید مبارک

شمارہ نمبر25،جولائی 2017

فہرست

- القرآن،الحدیث(3)
- نعت(4)
- حرفِ اوّل۔عید الطفر،یومِ تشکر (6)
- ہدایت کے سنگ میل(8)
- کہانی:زہر (10)
- عیدالفطر کی فضیلت(15)
- اشفاق احمد کی باتیں (19)
- کہانی:ذراسی بات،آخری قسط(20)
- کیا آپ جانتے ہیں؟ (22)
- سیرت کوئز (25)
- حکایت:مہر کی لکھائی (26)
- سنہری باتیں(27)
- سرکہ کے فوائد (28)
- آم،قدرت کا تحفہ (32)
- سندھی بریانی (34)

Published at:
www.darsequran.com
Editorial Adress:
haya.online@yahoo.com

پیامِ حیاء ٹیم:
مدیرِ اعلیٰ:مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب
مدیرہ:آمنہ خورشید
معاونات:عائشہ فاروق، امّ عفاف، فائزہ بشیر،
آمنہ سعید، فاطمہ سعید، سیمارضوان، ہادیہ زریں، مریم اقبال

القرآن

مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ (سورۃ البقرہ۔ آیت نمبر 183)

الحدیث

"جب ماہِ رمضان شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو قید کیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔"۔ (مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 1860، راوی: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

محمد عبدالحمید صدیقی نظرؔ لکھنوی

حشر تک باقی رہیں گے اس کے قرآن و حدیث

ہر چند مدح اس کی سب اہلِ ہنر کریں
شایانِ شان اس کے نہ ہو جس قدر کریں
ان کے نقوشِ پا کا تتبع اگر کریں
لاریب لوگ وہ دلِ یزداں میں گھر کریں
ہم کیا بیانِ خُلقِ شہِ نامور کریں
جاں لیوا دشمنوں سے بھی وہ در گزر کریں
سب جمع ہو کے مسجدِ اقصیٰ میں انبیاء
تسلیم اقتدائے شہِ بحر و بر کریں
میرا سلامِ شوق کہیں آنحضورؐ سے
طیبہ کو جانے والے کرم اس قدر کریں
جانا اُس آستاں پہ مبارک تمہیں نظرؔ
ہاں واپسی کی بات نہ ہم سے مگر کریں

پیامِ حیاء کے لیے تحریر کیسے بھیجیں؟

1۔ان پیج فائل / مائیکروسافٹ ورڈ بھیجیں۔

2۔ایک صاف کاغذ پر خوشخط تحریر لکھیں اور اس کی واضح فوٹو لے کر بھیجیں۔

پیامِ حیا کی تحریر کہاں بھیجیں:

1 ۔اس ای میل ایڈریس پر بھیجیں۔

haya.online@yahoo.com

2۔ہمارے فیس بک پیج پر میسج بھیجیں۔

https://www.facebook.com/payamehaya

3۔اس فارم کے ذریعے بھجیں۔ Opinion Form

کسی بھی موضوع پر کہانی یا مضمون بھیجا سکتا ہے۔ مستقل سلسلے جیسے ہدایت کے سنگِ میل، نعت، پکوان، ٹیکنالوجی، سنہری باتیں، معلوماتِ عامہ، صحت اور بیوٹی ٹپس کے لیے بھی تحریریں بھیج سکتے ہیں۔ اپنا اور شہر کا نام ضرور واضح کریں۔ ای میل کا جواب ایک سے دو دن میں دیا جاتا ہے۔

حرفِ اوّل

مولانا محمد اسماعیل ریحان

عید الفطر، یومِ تشکر

عید الفطر پھر سایۂ فگن ہو رہی ہے۔ یہ شکر کا دن ہے۔اللہ کی نعمتوں کو یاد کر کے مسرور ہونے کا دن ہے۔اللہ نے رمضان کا مہینہ امتحان کے لیے دیا تھا۔عبادت وریاضت کے اس امتحان سے ہم اسی کی توفیق اور اسی کی دی ہوئی ہمت سے گزر آئے ہیں۔چاہے روحِ عبادت میں بہت کمی تھی مگر اس کی مہربانی سے گرمی کے روزے بھی رکھے گئے،اسی کے فضل سے تراویح بھی مکمل ہوئی ۔ قرآن مجید سننے سنانے اور پڑھنے پڑھانے کا وقت ملا۔عید کا دن اس لیے کہ ہم اس توفیق پر توفیق دینے والے کا شکر ادا کریں اور آئندہ اس کے فرماں بردار بن کر رہنے کا عہد کریں۔دوسری قوموں کے تہواروں میں اخلاقیات کا جنازہ نکال دیا جاتا ہے۔شراب خوری، رقص و سرود اور بدکاری عام ہوتی ہے۔اللہ کے دیے ہوئے اس تہوار عیدالفطر میں عفت اور پاکیزگی ہے۔عبادت اور روحانیت ہے۔دعا اور عاجزی ہے۔شائستہ اور باوقار میل ملاپ ہے۔صدقہ فطر کے ذریعے سخاوت ،ہمدردی اور غریب پروری کے مناظر عام کیے گئے ہیں۔

الحمدللہ رمضان گزارنے سے زمانے کے خلاف چلنے کی کچھ عادت نصیب ہوگئی ہے۔اس عادت کو تھوڑی سی ہمت کے ساتھ پوراسال برقرار رکھا جاسکتا ہے۔کمی کوتاہی تو ضرور ہوگی کہ رمضان سی برکتیں باقی سال میں کہاں۔نفس کے ساتھ شیطان بھی لگا ہوگا۔مگر پھر بھی انسان کے ارادے میں اللہ نے بڑی طاقت رکھی ہے۔انسان نیکی کا عزم مصمم کرلے تو اللہ کی خاص مدد شامل حال ہو جاتی ہے۔رمضان میں ہم نے ایسا بار بار کیا اور اس حقیقت کا عملی ثبوت ہمیں ملتا رہا۔جون کے گرم روزے ۔ کہاں ہم اور کہاں ہماری اوقات۔دو گھنٹے بھی بغیر پانی کے نہیں رہ سکتے مگر جب روزے کی نیت کرلی تو دس پندرہ گھنٹے بھی ویسی پیاس نہیں لگتی جیسی غیر رمضان میں ایسی گرمی سے ایک گھنٹے میں لگ جاتی ہے۔فقط میں اور آپ نہیں کروڑوں مسلمان اس وجدان سے گزرے ہیں اور ہر سال گزرتے ہیں۔یہ نیک ارادے کے ساتھ اللہ کی فوری عنایت کا کھلا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے۔یہ اسلام کا معجزہ ہے ۔ہم ایسی مثالیں

پورے سال قائم کرسکتے ہیں بشرطیکہ رمضان کے سکھائے ہوئے سبق کو یادرکھیں۔

عید کی یہ مسرتیں ایسے موقع پر نصیب ہوئی ہیں کہ ہمارے اعمال اچھے ہیں نہ حالات۔ قحط، افلاس، بھوک ،تنگ دستی ،جہالت، امراض، حوادثِ سماوی اور ہجرت و خانہ بدوشی کے مناظر ہر طرف ہیں۔ کشمیر، عراق، افغانستان ،فلسطین، شام ،مصر اور برما میں مسلمانوں پر شبِ غم کا اندھیرا طاری ہے۔ اپنے ملک کا جو حال ہے سب کے سامنے ہے۔

مگر اس کے باوجود ،ہم عید کی خوشیاں منائیں گے کہ اللہ نے یہی حکم دیا ہے۔ راحت کی حالت میں خوش ہونا کون سی بڑی بات ہے۔ مزا تب ہے کہ پریشانی، مصیبت، تکلیف اور آزمائش کی حالت میں بھی انسان کا حوصلہ برقرار رہے، چاہے اندر سے آدمی ٹوٹ رہا ہو، مگر چہرے کی بشاشت میں فرق نہ آئے۔

خاص کر اس وقت جب کہ خود ہمارا خالق و مالک بھی ہم سے یہی چاہتا ہو۔ اس کی عین منشاء ہے کہ ہم بدترین حالات میں بھی اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوں کہ رحمتِ الٰہیہ سے مایوسی ،کفار کی خصلت ہے۔ اس کی رحمت نے ہمیں کبھی مایوس نہیں کیا۔ ہم نے جب بھی سچے دل سے اسے پکارا ہے، اس نے ہماری فریاد سنی ہے۔ ہماری دست گیری فرمائی ہے۔ انفرادی حوادث ہوں یا اجتماعی، اس کی رحمت ہر بحران کو دور کرسکتی ہے۔ اس کی نصرت بڑی سے بڑی مخالف طاقت کو ملیامیٹ کرسکتی ہے۔ پس ہم کیوں بے ہمت ہوں۔ اس کی ذات سے مایوس کیوں ہوں۔ جبکہ اس کی رحمت پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔

ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین

(تم کم ہمت مت بنو اور غم نہ کرو، تم ہی غالب ہوگے، اگر تم اہلِ ایمان ہو۔)

Darsequran.com

ام محمد۔ کراچی

ہدایت کے سنگِ میل

"ام المومنین، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا"

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں آنے کے بعد آپ کا نام میمونہ رکھا جس کا معنی برکت دہندہ ہے، آپ قبیلہ قیس بن عیلان سے تھیں۔

سلسلۂ نسب یہ ہے: میمونہ بنت حارث بن حزن بن بجیر بن ہزم بن رویبہ بن عبد اللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان۔ والدہ کا نام ہند بنت عوف بن زہیر بن حارث بن حماطہ بن جرش تھا۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح مسعود بن عمرو بن عمیر ثقفی سے ہوا، انہوں نے کسی وجہ سے طلاق دے دی، پھر ابورہم بن عبد العزی کے نکاح میں آئیں۔ 7ھ میں انہوں نے وفات پائی اور حضرت میمونہ بیوہ ہو گئیں، اسی سال حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضاء کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے، تو حضور ﷺ کے عم محترم حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لینے کی تحریک کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم رضامند ہو گئے۔ چنانچہ احرام کی حالت میں ہی شوال 7ھ میں 500 درہم مہر پر حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا۔ عمرہ سے فارغ ہو کر مکہ سے دس میل کے فاصلہ پر بمقام "سرف" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر اسی جگہ آ گئے اور یہیں رسم عروسی ادا ہوئی، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زوجۂ مطہرہ تھیں، ان سے نکاح کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی اور نکاح نہیں فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے بارے میں فرمایا ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نہایت خدا ترس اور متقی تھیں، ہم سب میں زیادہ خدا سے ڈرنے والی اور صلہ رحمی کا خیال رکھنے والی تھیں۔

مدینہ طیبہ میں ایک دفعہ ایک خاتون سخت بیمار ہو گئی، اس نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفادی تو بیت المقدس جاکر نماز ادا کروں گی، اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کرلی، منت پوری کرنے کے لئے بیت المقدس جانے کا ارادہ کیا، سفر پر روانہ ہونے سے قبل حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے رخصت ہونے آئی اور تمام ماجرا بیان کیا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اسے سمجھایا کہ مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں نماز پڑھنے کا ثواب دوسری مساجد میں نماز پڑھنے سے ہزار گنا زیادہ ہے۔ بیت المقدس جانے کے بجائے مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں نماز پڑھ لو منت بھی پوری ہو جائے گی اور ثواب بھی زیادہ ملے گا۔ آپ کے اس مبارک مشورے سے سفر کی تکالیف سے بچ گئیں اور مسجد نبوی کی اہمیت سے بھی واقف ہو گئیں۔

ایک دن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جو آپ کے بھانجے تھے، اس حال میں آئے کہ بال پراگندہ اور بکھرے ہوئے تھے ' آپ نے فرمایا: یہ حالت کیوں ہے؟ تو بولے میری بیوی ایام میں ہے، کیونکہ وہ ہی مجھے کنگھا کرتی تھی تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کبھی ہاتھ بھی ناپاک ہوتے ہیں اور فرمایا: کہ ہم اس حالت میں ہوتی تھیں اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری گود میں سر رکھ کر لیٹتے تھے اور قرآن کریم تلاوت فرماتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نہایت بلیغ انداز میں سمجھایا کہ عورتیں اس حالت میں حسی طور پر ناپاک نہیں ہوتیں بلکہ یہ ناپاکی حکمی ہوا کرتی ہے۔

شریعت کی خلاف ورزی پر جلال کا اظہار فرماتیں اور برائی سے بروقت منع فرماتیں، چنانچہ ایک دفعہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا ایک قریبی رشتہ دار اس حالت میں حاضر ہوا کہ اس کے منہ سے شراب کی بو آرہی تھی، وہ سخت غضبناک ہوئیں اور اسے جھڑک کر کہا کہ آئندہ کبھی میرے گھر میں قدم نہ رکھنا۔

راہ خدا میں انہوں نے لونڈی کو آزاد کر دیا، اس کی خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو فرمایا: خدا تم کو جزائے خیر دے۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بہت ہی مخیر اور فیاض تھیں، وقتاً فوقتاً قرض لینے کی نوبت آجاتی تھی۔ ایک دفعہ بہت زیادہ رقم قرض لے لیں، کسی نے پوچھا: ام المومنین! اتنی زیادہ رقم کی ادائیگی کی کیا صورت ہو گی؟ فرمایا: میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص قرض ادا کرنے کی نیت سے قرض لیتا ہے، اللہ تعالیٰ خود اس کے قرض کی ادائیگی کے اسباب مہیا کر دیتا ہے۔

زہر

صائمہ یاسمین شوکت۔راولپنڈی

انجانے نمبر سے آنے والی مسلسل کال سے وہ عاجز آگئی اور جھنجلاتے ہوئے موبائل کان سے لگایا اور غصے سے بولی

صائمہ یاسمین شوکت راولپنڈی

"کون ہے؟"

"اف مسلسل پندرہ منٹ سے ٹرائی کر رہا ہوں۔ آخر بندہ فون آن کر کے معلوم تو کر سکتا ہے کہ دوسری طرف شاید کوئی مشکل میں ہو، کسی کو مدد کی ضرورت ہو، کوئی ٹُک ہے آخر! اتنا کٹھور پن بھی اچھا نہیں ہوتا۔"

دوسری جانب کوئی بے تکان بولے چلے جارہا تھا۔

عریشہ کو تو گویا پتنگے لگ گئے۔" کیا۔۔۔کون بد تمیز ہو تم۔۔۔؟"

"آپ کا دوست!" نہایت اطمینان سے جواب آیا۔

"بد تمیز بے حیا۔۔۔" عریشہ نے موبائل آف کر دیا اور اپنی پڑھائی میں مصروف ہوگئی۔ کل اس کا کیمسٹری کا گرینڈ ٹیسٹ تھا۔ اور ابھی بہ مشکل اس نے ایک ہی سوال یاد کیا تھا کہ موبائل فون نے اسے تنگ کر دیا۔ اسے مزید چار اسباق یاد کرنے تھے۔ لہٰذا تمام سوچوں کو جھٹک کر وہ اپنی پڑھائی میں مگن ہوگئی مگر موبائل کی میسج ٹون بج اٹھی۔ اس نے سبق یاد کرتے کرتے ہاتھ بڑھا کے موبائل اٹھایا اور میسج پڑھنے لگی۔"

آپ کی آواز بہت سریلی اور خواب ناک ہے، یقیناً آپ بھی بے حد خوب صورت ہوں گی۔ آپ کا دوست"

شرم اور غصے سے عریشہ لال پیلی ہوگئی اور دانت پیس کے رہ گئی۔

"اگر تم سامنے ہوتے تو میں تمہیں سمجھاتی کہ میں کس قدر خوب صورت ہوں۔ گھٹیا' اس نے بڑبڑاتے ہوئے فون آف ہی کر دیا۔ اور پھر سے پڑھائی میں محو ہوگئی۔ وہ ایسے لفنگوں سے اچھی طرح نبٹنا جانتی تھی۔

گر پھر یہ معمول بنتا گیا۔ جتنا وہ اس سے پیچھا چھڑاتی وہ اتنا ہی اس کے اعصاب پر سوار رہنے لگا۔ ہر پندرہ منٹ بعد اس کی کال آتی۔ پہلے پہل تو عریشہ نے اس کی کال کو ریسو نہیں کیا۔ دوسرے مرحلے میں فون آن کر کے اس کا بیلنس ضایع کرنا شروع کر دیا۔ مگر اُدھر بھی کوئی ڈھیٹ سا ڈھیٹ تھا۔ وہ باز نہ آیا۔ آخر کار اس ڈھیٹ نے آخری داؤ کھیلا۔ اس نے ایک دن ایک نہایت غمگین رومانوی میسج اسے بھیجا اور آخر میں لکھا کہ میں کوئی فلرٹ بندہ نہیں ہوں، اگر تمہیں مجھ سے ایسی ہی نفرت ہے تو میں دل پر پتھر رکھ لوں گا اور دوبارہ تمہیں کال نہیں کروں گا۔

لڑکے کا داؤ چل گیا اور پہلی بار میسیج پڑھ کر عریشہ اس کے بارے میں سوچنے لگی۔ لڑکے کی کال واقعی آنا بند ہو گئی تو عریشہ کو احساس ہوا کہ وہ اب لاشعوری طور پر اس کی کال کا انتظار کرنے لگی ہے۔ لڑکے نے ایک ہفتہ صبر کیا اور اپنی کامیابی کا اندازہ کرنے کے لیے ایک ہفتہ بعد دوبارہ میسیج کیا کہ میں تم سے بات کیے بنا نہیں رہ سکتا۔ اس لیے دوبارہ کال کروں گا اگر تم ریسیو کرکے دو باتیں کر لیا کرو تو تمہاری ذرہ نوازی۔۔۔

پھر کیا تھا، عریشہ شیشے میں اتر گئی اور اسے خبر بھی نہ ہوئی۔ اس بار کال آئی تو اس نے جھٹ فون ریسیو کر لیا اور پھر اس نے بھی اعتراف کر لیا کہ وہ بھی اس کے فون کا انتظار کرتی رہی ہے۔

رفتہ رفتہ ابلیس نے اپنا گھیرا تنگ کیا۔ یہ موبائل پر ہونے والی دو باتیں بے حجابانہ گفتگو میں بدل گئی اور یوں پورا دن وقفے وقفے سے وہ اسے کال کرتی یا وہ کال کرتا۔ رات گئے تک موبائل کے پیکج سے فائدہ اٹھا کے خوب باتیں ہوتیں اور رنگین سپنے بُنے جاتے۔

جب عریشہ نے اپنی کالج کی سہیلی کو یہ داستانِ محبت سنائی تو وہ سر پیٹ کے رہ گئی۔

"عریشہ! تم پاگل تو نہیں ہو گئی۔ ان موبائل دوستیوں کے انجام کی خبر ہے تمہیں۔ کیوں خود کو برباد کرنے پر تلی ہو تمہاری منگنی تمہارے چچازاد سے طے ہے۔ سال بعد تمہاری شادی ہے اور تم پھر بھی اس موبائل لفنگے کے ساتھ فلرٹ کر رہی ہو۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں؟ ان جھوٹے رشتوں پر اعتماد مت کرو۔ اپنی دنیا میں لوٹ آؤ۔ یہاں جو گیا بدنامی اور رسوائی اس کا مقدر ٹھہری۔۔۔"

عریشہ یوں بے خبر سنتی رہی گویا اس کی سہیلی نے فقط ہوا سے باتیں کی ہیں۔ بولی بھی تو یہ کہ "فاطمہ تم جانتی ہو میں نے اپنی زندگی میں کبھی شکست نہیں دیکھی۔ اور لفظ نہ میری ڈکشنری میں تو گویا ہے ہی نہیں اور میرے چچازاد فیصل کی پرسنالٹی کا تمہیں خوب علم ہے۔۔۔ خوامخواہ ڈیسنٹ بننے کی ناکام کوشش چپ چپ رہنے والا بورنگ پرسن۔۔۔ میری عادت کا تمہیں علم ہے، میں بولتی مینا اس خوف ناک جن کی قید میں مر جاؤں گی۔ میں تمہیں سعید سے ملواؤں گی۔ تم خود فیصلہ کرنا کہ وہ کیسا بندہ ہے، ٹھیک ہے؟" عریشہ نے گویا تمام معاملہ نمٹاتے ہوئے کہا۔

"یہ سعید کون ہے؟" فاطمہ نے سوال کیا۔

"ارے بدھو! وہی میرا موبائل فرینڈ۔" عریشہ نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا۔

"اچھا اچھا ہو گا کوئی اور مجھے اس سے ملنے کی کیا پڑی؟ تم پڑی

ملتی رہو اور پھر بھگتو نتائج کو۔" فاطمہ نے آخری کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا بی اماں! اب چھوڑو اس موضوع کو، میں خود ہی بھگت لوں گی۔ مجھے زوروں کی بھوک لگی ہے اب اٹھو، کینٹین چلتے ہیں۔" عریشہ نے باقاعدہ ہاتھ جوڑے۔

عریشہ احمد صغیر احمد کی چہیتی اور لاڈلی بیٹی تھی۔ صغیر احمد کی سپر مارکیٹ میں الیکٹرونک کی چلتی ہوئی دکان تھی اور اس آمدنی سے ان کی گزر بسر خاصی اچھی تھی۔ دولت کی ریل پیل تھی اور نوکر چاکر سب موجود تھے۔ صغیر صاحب کی کل کائنات دو بیٹیاں تھیں۔ بڑی بیٹی کی شادی ہوئے دو سال ہو چکے تھے۔ اس کی شادی کے بعد صغیر صاحب کی اہلیہ چل بسیں اور یوں اب ان کی تمام توجہ کا مرکز عریشہ تھی۔ جس سے وہ بہت محبت کرتے تھے۔ عریشہ سیکنڈ ائیر میں تھی۔ وہ بہت حسین اور تیز طرار تھی۔ آج تک اس نے کسی میدان میں کسی سے شکست نہ کھائی تھی۔ پڑھائی ہو یا کھیلوں کے مقابلے ہوں یا ڈرامے اور تقاریر ہوں، ہمیشہ عریشہ نے پہلا انعام ہی جیتا تھا۔ ان تمام باتوں نے اس کے اندر انا اور غرور پیدا کر دیا تھا۔ سعید سے فرینڈ شپ کے بعد تو وہ اور نڈر اور بولڈ ہو گئی تھی۔ اس دن کے بعد سے فاطمہ نے بھی اسے سمجھانا چھوڑ دیا تھا۔ کیوں کہ بعض لوگ صرف وقت کے ہاتھوں نہ بھولنے والا سبق سیکھتے ہیں اور یہی کچھ عریشہ کے بھی مقدر میں تھا۔

آج کالج میں وہ بہت خوش خوش آئی تھی۔ اس سے اپنی خوشی سنبھالے نہ سنبھل رہی تھی۔ اس کی بیتاب نظریں فاطمہ کو ڈھونڈ رہی تھیں مگر اس دن فاطمہ نہ آئی۔ البتہ اس کی کال اور میسج آیا کہ آج اس کے گھر کچھ خاص مہمان آ رہے ہیں۔ وہ کل آئے گی اور خوش خبری بھی سنائے گی۔ عریشہ مسکرائی۔

"تمہاری خوشی کی خبر سے زیادہ خوشی کی میرے پاس بھی ایک خبر تھی لیکن چلو کل ہی سنائیں گے۔"

آج سعید اس سے ملنے آ رہا تھا۔ اور اس کے بعد وہ اپنے والدین کو بھیجتا لیکن تقدیر کو تو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ابھی عریشہ نے تیسرا پیریڈ ہی دیا تھا کہ اس کے موبائل کی گھنٹی بج اٹھی۔ نمبر دیکھا تو گھر کا نمبر تھا۔ وہ حیران ہوئی اور باہر گراؤنڈ میں آ گئی۔ موبائل آن کیا اور کہا:

"جی پاپا؟"

"عریشہ فوراً گھر آؤ۔" وہ حیران سی ہوئی۔

"ہیں یہ پاپا کو کیا ہوا؟ بالکل اجنبی اور سنجیدہ لہجہ! خیر گھر چل کے پوچھوں گی وجہ۔" اس نے فوراً کالج سے باہر آ کے رکشہ لیا اور گھر کا پتا بتا کر سوچوں میں ڈوب گئی۔ رات سے سعید کا

فون نہیں آیا تھا۔ ورنہ اب تک وہ میسج کر کر کے اسے تنگ کر دیتا تھا۔ اس نے سعید کا نمبر ملایا تو خلاف توقع نمبر بند تھا۔ وہ مزید حیران ہوئی۔ ایسا آج پہلی مرتبہ ہوا تھا۔ ایک عجیب طرح کی پریشانی نے ایسے گھیرے میں لے لیا۔ اسے خبر نہیں تھی کہ کالی آندھیوں نے اس کا گھر دیکھ لیا ہے جو ہر چیز کو بڑی تیزی سے اپنی لپیٹ میں لینے والی ہیں۔ آخر رکشہ اس کے گھر کے سامنے رکا۔ وہ ادائیگی کر کے مین گیٹ کھول کے اندر کی جانب بڑھی۔ مگر دائیں طرف لان میں پاپا کے ساتھ کچھ پولیس آفیسرز کو دیکھ کر متعجب ہوئی۔ پہلی بار اس کا دل عجب انداز میں دھڑکا۔ ضرور کوئی خاص بات تھی! چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ ان کی جانب بڑھی۔ پاپا نے اسے قہر بھری نظروں سے دیکھا اور پولیس انسپکٹر سے گویا ہوئے۔

”یہ ہیں عریشہ احمد۔“ پولیس انسپکٹر کی کھوجتی نظروں کی تاب نہ لا کر وہ سر جھکا کے رہ گئی۔

”بیٹھو بی بی۔۔۔“ اس نے پاپا کو دیکھا۔

”بیٹی یہ تم سے کچھ پوچھنے آئے ہیں صاف صاف بتانا۔“ صغیر صاحب کی آواز اسے کہیں دور سے آتی معلوم ہو رہی تھی۔

”بی بی یہ انور سے آپ کی فرینڈ شپ کب سے چل رہی ہے؟“ انسپکٹر نے جرح کی۔

”کون انور میں سمجھی نہیں؟“ عریشہ کی حیرت عروج پر تھی۔

”بھئی وہی جو پچھلے چند ماہ سے مسلسل آپ سے انگیج ہے۔“

”لیکن میں تو انور نامی کسی ذات شریف کو نہیں جانتی۔“

”دیکھو بی بی! سچ سچ بتاؤ ورنہ ہمیں سچ اگلوانے کے اور بھی طریقے آتے ہیں۔“ انسپکٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

”لیکن میں کسی انور کو جانتی ہی نہیں اور اگر جانتی بھی تو آپ سے مطلب کیا؟ موبائل فرینڈ شپ کے لیے آپ کی اجازت ضروی ہے کیا؟“ عریشہ کو بھی غصہ آگیا تھا۔

”دیکھو بی بی وہ انور کسی اور نام سے آپ کو کال کرتا رہا ہو گا۔ اوئے حوالدار ذرا نمبر ان کو دینا۔“ اور ایک چٹ پہ لکھا نمبر اس کی طرف بڑھایا۔ عریشہ کی نظر گویا کاغذ کے پرزے سے چپک کے رہ گئی۔ ”یہ تو سعید کا۔۔۔“ عریشہ بولتے بولتے رکی۔

”ہاں ہاں بی بی بولو۔ کیا نام بتایا اس نے تمہیں؟“ انسپکٹر نے پوچھا۔

”س، س، سعید؟“ عریشہ گویا کسی اور سے مخاطب تھی۔

”لکھ اوئے نام سعید ہے۔“ انسپکٹر نے اپنے محرر کو حکم کیا۔ دیکھو بی بی یہ فراڈیا پچھلے چار ماہ سے مفرور ہے اور ایک بڑی بینک ڈکیتی میں مطلوب ہے۔ کل اس کے اڈے پہ چھاپا پڑا

ہے یہ تو مفرور ہو گیا مگر اس کا موبائل اور کچھ ذاتی چیزیں ہمیں ہاتھ لگی ہیں۔ اور موبائل سم سے ہمیں یہ نمبرز ملے ہیں جن سے اس کا پچھلے چند ماہ سے مسلسل رابطہ ہے۔ اس رابطے میں آپ کا نام سر فہرست ہے۔ اب آپ بتائیے کیا ہم غلط جگہ پہ آئے ہیں۔ اس لیے اب آپ کو تھانے چلنا ہو گا اور اپنا بیان لکھوانا ہو گا۔ اور صغیر صاحب آپ بھی بغیر اطلاع دیے ملک یا شہر سے باہر نہیں جاسکتے جب تک وہ مفرور پکڑا نہیں جاتا۔ چلیے عریشہ بی بی"!

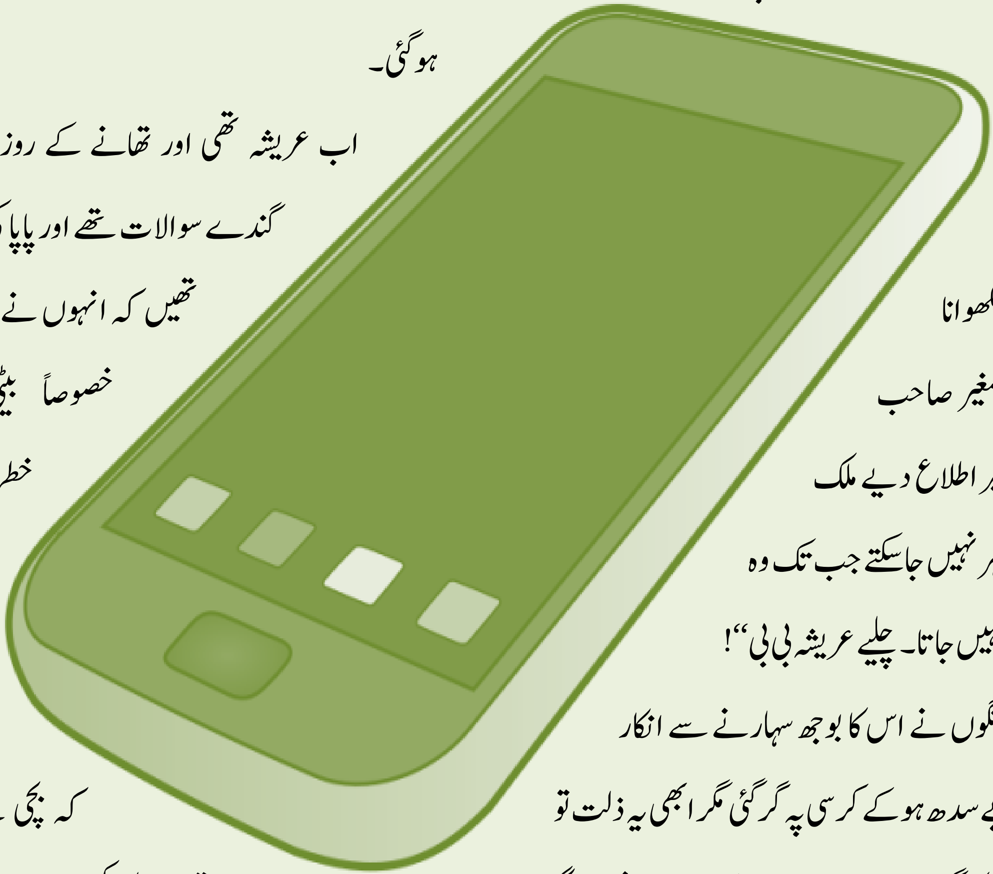

عریشہ کی ٹانگوں نے اس کا بوجھ سہارنے سے انکار کر دیا۔ وہ بے سدھ ہو کے کرسی پہ گر گئی مگر ابھی یہ ذلت تو کچھ نہ تھی۔ آگے اخبار والوں نے جو افسانے تراشے وہ الگ دلدوز داستان تھی۔ تیسرے دن ان کے گھر کی گھنٹی بجی۔ ملازم نے گیٹ کھولا تو صغیر احمد کی بڑی بیٹی نجمہ اپنے بڑے سے سوٹ کیس سمیت ان کی دہلیز پار کر رہی تھی۔ صغیر احمد ہکا بکا اسے دیکھ رہے تھے کہ وہ چیختی ہوئی گویا ہوئی۔

"پاپا میں لٹ گئی برباد ہو گئی، مدثر نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے۔۔۔ کہتا ہے اس حرافہ کی بہن کو میں اپنے گھر نہیں رکھ سکتا۔۔۔ عریشہ عریشہ تو مر کیوں نہ گئی، کاش تو پیدا ہی نہ ہوئی ہوتی اور یہ دن ہمیں دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ کاش کاش۔۔۔" نجمہ بین کرتے کرتے وہیں قالین پر ڈھیر ہو گئی۔

اب عریشہ تھی اور تھانے کے روزانہ چکر تھے۔ گندے سوالات تھے اور پاپا کی جھکی نظریں تھیں کہ انہوں نے جوان اولاد کو خصوصاً بیٹی ذات کو خطرے میں دھکیلا اور پلٹ کے خبر بھی نہ لی کہ بچی ہے، کوئی بھی غلط قدم اٹھاسکتی ہے۔ ان کے لہو کی بوند بوند چیخ رہی تھی کہ یہ کیسی آزادی ہے جس نے ان کی عزت کاروبار اور ساکھ کو سوکھی لکڑیوں کی طرح آگ لگادی۔ مگر انہیں یہ زہر عریشہ کے ساتھ اب خود بھی اس طرح پینا تھا کہ مرنا بھی نہیں تھا۔

عیدالفطر کے فضائل

مرسلہ: بنت عبداللہ، کراچی

عید کا لفظ "عود" سے بنا ہے، جس کا معنیٰ ہے: "لوٹنا"، عید ہر سال لوٹتی ہے اور اسکے لوٹ کر آنے کی خواہش کی جاتی ہے۔ "فطر" کا معنیٰ ہے: "روزہ توڑنا یا ختم کرنا"۔ عید الفطر کے روز روزوں کا سلسلہ ختم ہوتا ہے، اس روز اللہ تعالیٰ بندوں کو روزہ اور عبادتِ رمضان کا ثواب عطا فرماتے ہیں، لہٰذا اس دن کو "عید الفطر" قرار دیا گیا ہے۔

ہجرت مدینہ سے پہلے یثرب کے لوگ دو عیدیں مناتے تھے، جن میں وہ لہو و لعب میں مشغول ہوتے اور بے راہروی کے مرتکب ہوتے، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے زمانہ جاہلیت کی دو غلط رسوم پر مشتمل عیدوں کی جگہ "عید الفطر" اور "عید الاضحیٰ" منانے اور ان دونوں عیدوں میں شرع کی حدود میں رہ کر خوشی منانے، اچھا لباس پہننے، اور بے راہ روی کی جگہ عبادت، صدقہ اور قربانی کا حکم دیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے پانچ راتوں 8، 9، 10 ذوالحج کی راتیں، عید الفطر کی رات، اور 15 شعبان کی رات (شب برات) کو شب بیداری کی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔"

ایک اور حدیث میں فرمایا: "فرشتے عید الفطر کی

رات کا نام "لیلۃ الجائزہ (انعام واکرام کی رات)" رکھتے ہیں۔" جبکہ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: "جب مسلمانوں کی عید یعنی عید الفطر کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر فرماتا ہے، اے میرے فرشتو! اس مزدور کی کیا جزاء ہے جو اپنا کام مکمل کر دے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اسکی جزاء یہ ہے کہ اس کو پورا اجر و ثواب عطا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے فرشتوں! میرے بندو ں اور باندیوں نے اپنا فرض ادا کیا پھر وہ (نماز عید کی صورت میں) دعاء کے لئے چلاتے ہوئے نکل آئے ہیں، مجھے میری عزت و جلال، میرے کرم اور میرے بلند مرتبہ کی قسم! میں اِن کی دعاؤں کو ضرو ر قبول کروں گا۔ پھر فرماتا ہے: بندو! تم گھروں کو لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیا۔ پھر وہ بندے (عید کی نماز سے) لوٹتے ہیں حالانکہ اُنکے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں"

نوٹ: دعا کی قبولیت کی تین صورتیں ہیں: 1۔ جو مانگا ،وہی مل جائے ۔ 2۔ اسکی جگہ بہتر مل جائے۔ 3۔روز قیامت ثواب مل جائے۔ لہذا دعاء ضائع نہیں جاتی کم از کم ثواب ضرور ملتا ہے۔

عید الفطر کے روز صبح صادق کے وقت ہر ایسے مسلمان پر جو آزاد ہو، اور ضرورت اصلیہ (یعنی مکان، سواری، بستر، برتن، اور اوزار وغیرہ) کے علاوہ،

نصاب (مثلاً ساڑھے 52تولہ چاندی، یا اس کی قیمت29رمضان 1431ء کو 34650روپے بنتی ہے ،کا مالک بھی ہو، پر اپنا اور اپنی نابالغ اولاد کا فطرانہ ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کو پیشگی رمضان المبارک میں ادا کرنا بھی سنت صحابہ سے ثابت ہے، اس صورت میں رمضان المبارک کی برکت سے ثواب ستر گنہ زائد ملتا ہے۔ فطرانہ کی مقدار 4سیر اور ساڑھے 6چھٹانک (4کلو اور 111.50گرام) کھجور یا جو یا کشمش یا پھر اس کی قیمت ہے اور یا 2سیر اور سوا 3چھٹانک (2کلو اور 55.75گرام) گندم یا اس کی قیمت ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے "وَاَغنُواهُم فِی هٰذَا الیَوم۔" یعنی اس عید الفطر کے دن محتاجوں کو خوشحال بنا دو۔ لہذا اگرچہ آٹے کی قیمت کے حساب سے سستا فطرانہ بھی جائز ہے لیکن جس طرح امیر لوگ قیمتی مکان بناتے ہیں، قیمتی لباس پہنتے ہیں، قیمتی خوراک کھاتے ہیں لہذا ان کے لیے مستحب ہے کہ وہ عجوہ کھجور یا پھر کشمش یا پھر عام کھجور کی قیمت کے حساب سے فطرانہ ادا کریں تاکہ حدیث نبوی ﷺ کے مطابق محتاج لوگ اپنی ضرورتیں احسن طریقہ سے پوری کر سکیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر واجب کیا تاکہ روزہ لغو اور بے ہودہ باتوں سے پاک ہو جائے اور مساکین کے لئے کھانے کا بندوبست بھی ہو جائے۔

فطرانہ کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔ نے زوہ لوگ ہیں جو عید الفطر کی تیاری مثلاً لباس خوراک وغیرہ کے لئے ضرورت رکھتے ہیں۔

نماز عید الفطر کا وقت سورج کے ایک نیزہ کے برابر بلند ہونے سے "ضحوہ کبریٰ" تک ہے۔ ضحوہ کبریٰ کا صبح صادق سے غروب آفتاب تک کے کل وقت کا نصف پورا ہونے پر آغاز ہوتا ہے۔

نماز عید دو رکعتیں واجب ہے، پہلی رکعت میں ثناء کے بعد اور دوسری رکعت میں قرآتِ سورت کے بعد ہاتھ آٹھا کر تین تین زائد تکبیریں مسنون ہیں۔

نمازِ عید الفطر کے بعد خطبہ سنت ہے۔ نماز عید میں آتے اور جاتے ہوئے آہستہ تکبیریں "اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔" اور راستہ تبدیل کرنا سنت ہے۔ نماز عید سے پہلے طاق عدد میں کھجور کھانا سنت ہے۔ عید کے روز غسل کرنا، خوشبو استعمال کرنا، اور اچھا لباس پہننا سنت ہے۔ نماز عید کے لئے اذان اور تکبیر سنت نہیں ہے۔ عید الفطر کے روز روزہ رکھنا حرام ہے۔ عید الفطر کے بعد مسلسل یا وقفہ کے ساتھ ماہِ شوال کے 6 روزے رکھنا بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

جبکہ عید کے روز مروجّہ عریانی و فحاشی کا انسداد بہت ضروری ہے اور عورتوں کا بے پردہ اور نیم عریاں لباس میں گھر سے باہر نکلنا ہمیشہ ممنوع ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

ترجمہ: "اے غیب کی خبر رکھنے والے! اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں کو فرما دو کہ وہ اپنی بڑی چادروں کا ایک حصہ اپنے چہرے پر ڈالے رہیں۔" (قرآن مجید، سورہ احزاب، آیت: 59) اور حدیث پاک میں ہے: جو عورت اپنے شوہر کے سوا کسی اور کو اپنا حسن دکھانے کے لئے سنگار کرے، اسکے چہرے کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سیاہ کر دے گا اور اس کی قبر کو جہنم کا گڑھا بنادے گا۔ لیکن عید الفطر جو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور مغفرتوں اور روزہ و عبادتِ رمضان کا انعام خاص حاصل کرنے کا دن ہے، اس روز اللہ تعالیٰ کی شریعت کی خلاف ورزی کرنا اور کفار کے طریقے کے مطابق بے راہروی اختیار کرنا، گندی فلمیں اور ڈرامے دیکھنا، اور لڑکیوں کا نیم عریاں لباس میں گلی کوچوں میں گھومنا بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ اس روز اچھے کاموں میں مشغول رہیں۔

اشفاق احمد کی باتیں

"میں نے کہا فرمایئے۔ تو وہ کہنے لگے کہ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری نمازوں اور داڑھی پر نہ جائیں اور میرے حصے کے پیسے الگ دیں۔

ان کے اس طرح ڈائریکٹ الفاظ کہنے سے مجھے تکلیف بھی ہوئی اسی لئے اس نے کہا کہ آپ محسوس نہ کرنا یہ تو ہمارا۔۔۔۔ ان اکیس لوگوں سے تحقیق کرنے کے بعد پتہ یہ چلا کہ سب سے پہلے رشوت لینے والا خود کو ایک بے عزت شخص خیال کرتا ہے۔ وہ خیال کرتا ہے کہ "میں تو دو ٹکے کا آدمی ہوں۔ نہ میرے کوئی آگے ہے نہ پیچھے ہے"۔ وہ ایسا لاشعوری طور پر سمجھتا ہے۔ بابے کہتے ہیں کہ جب تک اپ اپنے آپ کو عزت عطا نہیں کریں گے اس وقت تک کام نہیں بنے گا۔

لاہور میں اب جس جگہ واپڈا ہاؤس ہے جب یہ بلڈنگ نہیں تھی تو ایک زمانے میں اس جگہ ایک سپاہی کھڑا ہوتا تھا۔ اشارہ نہیں ہوتا تھا اور وہ ٹریفک کو کنٹرول کرتا تھا۔ اس کے ساتھ نیلی وردیوں والے خوبصورت اور چاک و چوبند آٹھ سات سکاؤٹس کھڑے ہوتے تھے۔ ایک سکاؤٹ نے سپاہی کو آکے سیلوٹ کیا اور کہا کہ سر وہ شخص خلاف ورزی کر کے گیا ہے تو سپاہی نے کہا کہ یار جانے دو کوئی بات نہیں۔ پھر دوسرا سکاؤٹ آیا اس نے کہا وہ موٹر سائیکل والا قانون کی خلاف ورزی کر کے گیا ہے تو تب بھی سپاہی نے کہا کہ یار پہلے گاڑی والے کو چھوڑ دیا ہے تو اس موٹر سائیکل والے کو بھی جانے دو۔

(اب میں وہاں کھڑا تماشہ دیکھ رہا ہوں) پھر جب تیسرا سکاؤٹ کوئی شکایت لے کر آیا تو میں نے سپاہی سے آکر کہا یار تُو تو باکمال اور چودھری قسم کا سارجنٹ ہے سب کو چھوڑ رہا ہے اور یہ ساری سکاؤٹ تمہیں سیلوٹ مار رہے ہیں۔ وہ کہنے لگا کہ یہ سارے اپچی سن کالج کے لڑکے ہیں، ان کے گھر والے انہیں گاڑیوں پر چھوڑ گئے ہیں اور لعنت ہے کہ تین دن ہو گئے ہیں ایک پیسہ کسی سے نہیں لے سکا۔ میں نے اس سے کہا کہ اس وجہ سے کہ یہ سارے آپ کے سر پر کھڑے ہیں۔ آپ پیسے لیں یہ بھلا آپ کو روکتے ہیں۔ تو کہنے لگا کہ نہیں سر اس وجہ سے نہیں کہ یہ میرے سر پر کھڑے ہیں۔ بات یہ ہے کہ یہ آکر مجھے سیلوٹ کرتے ہیں اور "سر" کہتے ہیں۔ کہتا ہوں اگر ایک بھی پیسہ لوں تو میں لعنتی ہوں کیونکہ ان کا سیلوٹ مجھے ایک معزز شخص بنا دیتا ہے اور معزز آدمی رشوت نہیں لیتا۔ ان نے کہا کہ اس کی بیوی رشوت کے پیسے نہ لانے کے باعث ناراض ہے اور یہ آٹھ دن سے اس کو سیلوٹ کئے جا رہے ہیں۔ وہ سپاہی کہنے لگا کہ سر میں سوکھی روٹی کھاؤں گا اور جب تک یہ مجھے سر کہتے ہیں اور سیلوٹ کرتے ہیں رشوت نہیں لوں گا۔"

(اشفاق احمد، زاویہ: باب چیلسی کے باعزت ماجھے گامے)

ذراسی بات

حیاء مسکان

(آخری قسط)

آج برسوں بعد شائلہ بیگم کو اللہ یاد آیا تھا۔ دل سے اس سے پکارا تھا وہ فوراً اٹھیں وضو بنایا۔ اور نماز ادا کرنے لگیں۔ آنسو مصلی کو بھگوتے رہے وہ اپنے گناہوں پہ نادم تھیں۔ اپنی ہر کوتاہی پہ شرمندہ اپنے رب کے حضور لوٹ چکی تھیں۔ انھیں اب اپنی ہر غلطی کو سدھارنا تھا۔ اس مکان کو گھر بنانا تھا۔

شائلہ بیگم کی آنکھوں کے گرد جو پٹی بندھی تھی وہ کھل چکی تھی وہ جو انھیں خود پہ ناز تھا اور غرور تھا۔ ہر جگہ خود کو متعارف کراتی نہ تھکتی تھیں آج وہ سب خاک میں مل گیا تھا۔ وہ آئینے کے سامنے کھڑی بغور اپنے سراپے کو دیکھ رہی تھیں۔ حسن کی دولت سے مالا مال۔ عالی تعلیم یافتہ۔ بہترین جاب۔ دولت کی بہتات۔ اچھا شوہر اور بچے۔ سب کچھ تھا پاس۔ پھر بھی وہ خالی ہاتھ تھیں۔ ایسا کیوں تھا۔ وہ پسپا ہو چکی تھیں۔

زری کو بوا جی دودھ میں گھول کے دوائی دے رہی تھیں۔ وہ کچھ نہیں کھا پی رہی تھی۔ چند دنوں میں برسوں کی بیمار لگ رہی تھی۔ دو دن سے شائلہ بیگم نے زری کی صورت نہیں دیکھی تھی۔ وہ اس کے کمرے کی جانب بڑھیں۔ اسکی حالت نے انھیں آبدیدہ کر دیا تھا۔ آج پہلی بار اس کی تکلیف سے انکا دل ہل گیا تھا ورنہ اس سے پہلے وہ نوکروں کے رحم و کرم پہ چھوڑ کے مطمئن رہتیں۔ بس تکلفاً پوچھ لیتی تھیں۔ وہ اس کے پاس گئیں۔ شفقت سے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرا۔ پیار کیا۔ زری بیدار ہو گئی۔ ان کی محبت نے اسکے دل کو چھوا تھا۔ وہ اسی محبت کی تو ترسی ہوئی تھی۔

فوراً ان کا ہاتھ پکڑ کر رونے لگی۔

"مما مجھے معاف کر دیں۔ میں نے آپ کے ساتھ بہت بدتمیزی کی۔ میں شرمندہ ہوں!"

شائلہ بیگم زری کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے انھیں بڑے پیار سے چوما اور بولیں۔

"بیٹا آپ کا کوئی قصور نہیں۔ مجھے آپکی کسی بات کا قطعی برا نہیں لگا۔ بلکہ معافی تو مجھے مانگنی چاہئے۔ میں نے ہی آپ کو سمجھنے میں دیر لگا دی۔"

زری اپنی ماں کے گلے لگ گئی۔ سسکی سی بندھ گئی۔

"ایسا مت بولیں مما آپ تو دنیا کی بیسٹ مما ہیں۔ آپ تو یہ سب ہمارے لئے ہی کر رہی تھیں۔ دادی جان ہم سے یہی کہتی تھیں کہ دیکھو! تمھاری مما انتھک محنت کرتی ہیں

تمھارے لئے۔ تاکہ تم دونوں کو دنیا کی ہر خوشی دے سکیں۔"

جب میں آپ سے لڑی۔ بدتمیزی سے پیش آئی۔ تو اس رات دادی جان میرے خواب میں نظر آئیں مجھ سے ناراض تھیں۔ میں بہت روئی مما۔"

شائلہ بیگم کی آنکھیں تشکر سے بھیگ گئی تھیں۔ قدرت نے کتنی اچھی سلجھی ہوئی ساس سے نوازا تھا مگر افسوس کہ وہ ان کی خدمت نہ کر سکیں۔

برسوں بعد اس گھر کی خوشیاں لوٹ آئی تھیں جس میں خلوص تھا۔

زبیر صاحب کی اپنے بزنس ٹرپ سے پورے دو ماہ بعد واپسی ہوئی تھی۔ اپنے گھر کو دیکھ کر اک پل کو انہیں یہ گمان ہوا کہ کہیں وہ کسی اور کے گھر میں تو نہیں آ گئے۔

گھر کا پورا نقشہ بدلہ ہوا تھا۔ پورا گھر جگمگا رہا تھا۔ رات کو اطلاع دے دی تھی اپنی واپسی کی۔ پہلی بار انکے واپس لوٹنے پہ یوں استقبال ہوا تھا۔ وہ جس قدر حیران تھے اتنے ہی خوش بھی۔

پہلی نظر انکی اپنی شریک حیات پہ پڑی۔ جن کی تبدیلی نمایاں تھی۔ سر پے قرینے سے ڈوپٹہ اوڑھے دروازے پہ بچوں سمیت کھڑی انکی منتظر تھیں۔ انھیں یہ سب بہت دلکش لگا۔ انکی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔

وہ بھی والہانہ انداز سے اپنی فیملی سے ملے۔ شائلہ بیگم نے دستر خوان لگوایا اور کھانے کے تمام لوازمات زبیر صاحب کے پسندیدہ تھے جو کہ شادی کے اتنے عرصے بعد شائلہ بیگم نے خود تیار کئے تھے۔ سب نے نہایت اچھے ماحول میں سے کھانا کھایا۔

زبیر صاحب بہت خوش تھے کتنے عرصے بعد۔ اپنے گھر والوں سے یوں کھل کے باتیں کیں۔ گھر بچوں کی کھلکھلاہٹ سے گونج رہا تھا۔ ہر طرف خوشی کا سماں تھا۔

عورت کا اصل مقام اس کا گھر ہوتا ہے۔ اس کے بچے اور اس کا شوہر اس کی ذمہ داری میں شامل ہے۔ یہ بہت ذرا سی بات تھی اور شائلہ بیگم کو کچھ دیر سے ہی سہی، سمجھ میں آ گئی تھی!

معلومات

کیا آپ جانتے ہیں؟

ماریہ غازی

ہر سیکنڈ میں سورج چار ملین ٹن ہائیڈروجن خرچ کرتا ہے، جس سے پتا چلتا ہے کہ سورج 75 فیصد ہائیڈروجن، 23 فیصد ہیلئم اور 2 فیصد بھاری عناصر پر مشتمل ہے۔

سائنسدانوں کو معلوم ہوا ہے کہ سورج اپنی کور میں جمع شدہ ہائیڈروجن کو اگلے پانچ ارب سال تک جلانا جاری رکھے گا اور اس کے بعد ہیلئم سورج کا پرائمری ایندھن بن جائے گا۔

تقریباً 109 زمین جیسے سیارے سورج کی سطح پر فٹ آسکتے ہیں جبکہ زمین جیسے دس لاکھ سے زیادہ سیارے سورج کے اندر فٹ آسکتے ہیں۔

تقریبا ہر 11 سال بعد سورج مجموعی طور پر اپنی مقناطیسی polarity اُلٹتا ہے : اس کا شمالی مقناطیسی قطب جنوبی قطب بن جاتا ہے جبکہ جنوبی قطب شمالی قطب میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

سورج زمین سے ستارہ قریب ترین ستارہ ہے تقریباً 149.60 ملین کلومیٹر اور 92.96 ملین میل دور۔۔۔۔

اس کی کور پر، سورج کا درجہ حرارت تقریباً 15 ملین ڈگری سیلسئس ہوتا ہے (تقریباً 27 ملین ڈگری فارن ہائٹ)۔

سورج اپنے محور پر ہر 25.38 (زمین کے) دنوں یا 12، 609 گھنٹوں میں ایک چکر لگاتا ہے۔

100.000.000.000 ٹن بارود سے ہر سیکنڈ میں دھماکہ کیا جائے تو سورج سے پیدا کی گئی توانائی کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

زمین پر کسی 150 پونڈوزنی شخص کاوزن سورج پر4.200 پاؤنڈہو گا کیونکہ سورج کی کشش ثقل زمین سے 28 گُنا زیادہ ہے۔

سورج حرارت اور چارج ذرّات کی ایک اسٹریم خارج کرتا ہے جسے شمسی ہوا کے طور پر جانا جاتا ہے، جو کہ 280 میل (450 کلومیٹر) فی سیکنڈ کی رفتار سے نظامِ شمسی میں سفر کرتی ہیں۔

Solar flares (جیٹ کی صورت میں) شمسی ذرّات ہوتے ہیں جو کہ دھماکے سے سورج سے خارج ہوتے ہیں یہ مواصلاتی رابطوں میں خلل ڈال سکتے ہیں۔

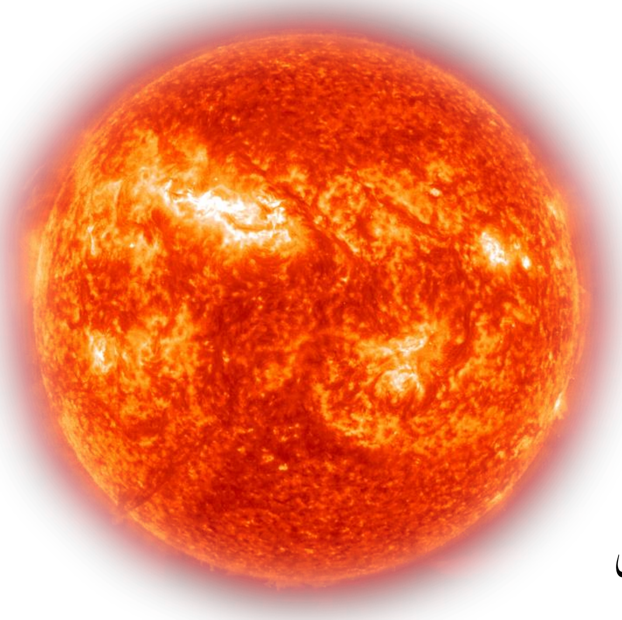

تمام سیارے اپنے مدار سورج کے گرد گھومتے ہیں اور ایک ہی سمت میں۔۔۔۔اینٹی کلاک وائز، اور ایک ہی plane پر جسے ecliptic کہا جاتا ہے۔

مصر، بھارت اور یورپی، اور Meso امریکی ثقافت، ان تمام خطوں میں جو مذاہب پائے جاتے تھے ان سب سورج کی عبادت کی جاتی تھی۔

قدیم مصر میں، سورج خدا "را" اعلی معبودوں میں سے اہم شخصیت تھا. اس نے اعلیٰ درجہ حاصل کیا کیونکہ یہ مانا جاتا تھا کہ اس نے اپنے آپ کو اور آٹھ دوسرے خداؤں کو پیدا کیا ہے۔

Aztec مذہب میں، سورج دیوتاؤں Tezcatlipoca اور Huitzilopochtli کی طرف سے وسیع پیمانے پر انسانی قربانی کا مطالبہ تھا۔

جاپان میں، سورج دیوی Amaterasu، کو کافی اہمیت دی جاتی تھی اور اسے دنیا کی عظیم حکمران غور کیا جاتا تھا۔

حروف جن سے مل کر جاپان کا نام بنتا ہے، کا مطلب ہے سورج کو اصل اور اس کے پرچم میں چڑھتے سورج کو دکھایا گیا ہے۔

سولہویں صدی میں، نیکولس کوپرنیکس کا کہنا تھا کہ یہ زمین ہے جو کہ سورج کے گرد گھومتی ہے۔ تاہم، نظامِ شمسی کے بارے میں کوپرنیکس کے نظریئے کو کئی سال تک قبول نہیں کیا گیا، یہاں تک کہ نیوٹن نے حرکت کے قوانین پیش کیے جس سے کوپرنیکس کے نظرئے کو تقویت ملی۔

یونانی فلسفی ارسترکھس وہ پہلا شخص تھا جس نے یہ دعویٰ کیا کہ زمین سورج کے گِرد گھومتی ہے۔

موجودہ ثبوتوں سے پتہ چلتا ہے کہ شمسی سرگرمیوں میں اتار چڑھاو زمین پر آب وہوا میں تبدیلی کا باعث بنتا ہے، آب وہوا کے سائنسدانوں اور astrophysicists کی اکثریت پر اس بات پر متفق ہے کہ قدیم اور موجودہ دور میں عالمی سطح پر درجہ حرارت میں اچانک اضافہ کے لئے سورج ذمہ دار نہیں ہے بلکہ انسانی نسل اس کے لیے زیادہ قصوروار ہے۔

سیرت کوئز

آمنہ سعید

اپنے جوابات اس ای میل پر روانہ کریں:
haya.online@yahoo.com
آخری تاریخ 20 مئی ہے۔
جوابات بھیجنے والی تمام خواتین کے نام
اگلے شمارے میں اسی صفحہ پر شائع کیے جائیں گے۔ انشاء اللہ!

1. ہجرتِ مدینہ کے بعد حضور ﷺ نے کب عمرہ کا ارادہ فرمایا؟
2. بیعتِ رضوان کب ہوئی؟
3. سب سے پہلے بیعتِ رضوان کس صحابی نے کی؟
4. اقریش اہلِ مکہ کی جانب سے شرائط کس نے لکھوائیں؟
5. رسول اللہ ﷺ نے کس صحابی کو "حواریٔ رسول" کا لقب عطا فرمایا؟

پچھلے کوئز کے جوابات:

1۔ حضرت ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ 2۔ غزوۂ خیبر 3۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ
4۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام 5۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

صحیح جوابات بھیجنے والی خواتین کے نام:

ام عالیہ، کراچی، ام محمد، کراچی، بنت عبدالمجید، کراچی، ماہین فاطمہ، اسلام آباد، اخت ابراھیم، اسلام آباد، صائمہ خان، واہ کینٹ، ثناء اختر، راولپنڈی، کوثر شاہین، راولپنڈی، بنت محمد عبدالرحمٰن، لاہور، اہلیہ عمر رضوان، نیویارک، فرخندہ جبین، دبئی، فرح خورشید، قطر

مہر کی لکھائی

ام عروہ۔ریاض

ایک اللہ والے سے کسی نے اپنے مقدر کی شکایت کرتے ہوئے کہا:

جو کام کرتا ہوں اُلٹا، جو کام کرتا ہوں اُلٹا، میرے تو سارے کام ہی اُلٹے پڑتے ہیں۔

اُنھوں نے پوچھا:

مُہر دیکھی ہے؟

کہنے لگا:

جی!

پوچھا:

یہ بھی جانتے ہو کہ مہر پر لکھائی کیسے ہوتی ہے؟

کہنے لگا:

مہر پر اُلٹے الفاظ لکھے جاتے ہیں

اُنھوں نے پوچھا:

میاں جانتے ہو وہ سیدھے کیسے ہوتے ہیں؟

کہنے لگا:

جب مہر کاغذ پر لگتی ہے تو الفاظ سیدھے ہو جاتے ہیں

آپ نے فرمایا:

جس طرح مُہر اپنا ماتھا کاغذ پر ٹیکتی ہے تو اُس کے اُلٹے الفاظ سیدھے ہو جاتے ہیں، اِسی طرح تو بھی وضو کر کے مسجد جا اور اپنے مالک کے حضور ماتھا ٹیک (سجدہ کر)، تیرے بھی اُلٹے کام سیدھے ہو جائیں گے۔

سبحان اللہ! وہ کیسے لوگ تھے جو مخلوق کو خالق کے قریب کرتے تھے۔

زارا خان

سنہری باتیں

* اپنے ضمیر کی عدالت میں ضرور جایا کرو، کیونکہ وہاں غلط فیصلے نہیں ہوتے۔

* اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا نام باقی رہے تو اپنی اولاد کی اچھی تربیت کر۔

* اللہ کے سوا کبھی بھی کسی سے سوال نہ کرو۔

* نیک انسان اپنے انجام سے خوفزدہ نہیں ہوتے۔

* جس کا مددگار اللہ کے سوا کوئی نہ ہو، خبردار اُس پر ظلم نہ کرنا۔

* ظلم اور غرور کی سزا دنیا میں ضرور ملتی ہے۔

* موت کو ہر وقت یاد رکھو مگر موت کی تمنا کبھی نہ کرو۔

* ہمیشہ سچ بولو تاکہ تمہیں قسم کھانے کی ضرورت نہ پڑے۔

* ایسے شخص کو دوست رکھو جو نیکی کر کے بھول جائے۔

* انسان زبان کے پردے میں چھپا ہوا ہے۔

* جیسے نظر آنا چاہتے ہو ویسے بن جاؤ۔

* ایسی خوشی سے بچو جو دوسروں کو دکھ دینے سے حاصل ہوتی ہے۔

* جو کچھ اللہ نے تم کو دیا ہے اُس پر قناعت کرنا۔

* معاف کر دینے سے انسان کی اپنی روح پاک ہو جاتی ہے۔

* محنت اتنی خاموشی سے کرو کہ تمہاری کامیابی شور مچا رہے۔

سرکے کے فوائد

ہادیہ زریں

سرکہ (عربی: خل، انگریزیVinegar:، فارسی: سرکہ) ایک تیزابی مادہ ہوتا ہے جو عام طور پر ایتھنول (شراب) یا کی تبخیر سے تیار کیا جاتا ہے۔ اسے آپ شراب کی اگلی شکل کہہ سکتے ہیں۔ انگور، گنا، جامن، سیب وغیرہ میں سے کسی کو برتن میں رکھ کر دھوپ میں رکھ کر بھی تیار ہو سکتا ہے جس میں اصل میں پھل سڑ کر سرکہ بنتا ہے۔ طبِ اسلامی، چینی طب وغیرہ میں فائدہ مند سمجھا جاتا ہے۔ بعض احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعے اس کے فوائد بیان کیے جاتے ہیں۔ یہ مسامات میں آسانی سے نفوذ کرتا ہے اس لیے بعض ادویہ کو سرکہ میں ملا کر دیا جاتا ہے۔

مسلمانوں کے لیے سرکہ کی بطور غذا اور دوا کافی اہمیت ہے۔ اس کا ذکر احادیث میں آیا ہے۔ حضر تجابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ "سرکہ کتنا اچھا سالن ہے۔" حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا کہ، "کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟" میں نے کہا۔ "نہیں۔ البتہ باسی روٹی اور سرکہ ہے۔" فرمایا کہ "اسے لے آؤ۔ وہ گھر کبھی غریب نہ ہو گا جس میں سرکہ موجود ہے۔" امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرکہ عقل کو تیز کرتا ہے اور اس سے مثانہ کی پتھری گل جاتی ہے۔

اس کے علاوہ مسلمان اطباء نے اس کے بارے میں بہت لکھا ہے۔ مثلاً بو علی سینا کہتے ہیں کہ روغن گل میں ہم وزن سرکہ ملا کر خوب ملائیں۔ پھر موٹے کپڑے کے ساتھ سرکہ کو رگڑ کر سر کے گنج پر لگائیں۔ انہی کے ایک نسخہ میں کلونجی کو توے پر جلا کر سرکہ میں حل کر کے لیپ کرنے سے گنج ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اسی مقصد کے لیے ادرک کا پانی اور سرکہ ملا کر لگانا بھی مفید ہے۔ بال اگانے کے لیے کاغذ جلا کر اس کی راکھ سرکہ میں حل کر کے لگانے کے بارے میں بھی حکماء نے ذکر کیا ہے۔

ہم اکثر اپنے گھروں میں سرکے کو کھانے میں استعمال کرتے ہیں لیکن حیرت انگیز طور پر اس کے دیگر استعمالات بھی موجود ہیں اور اسے ہم نا صرف اپنے بالوں پر بطور کنڈیشنر استعمال کرسکتے ہیں بلکہ یہ گھر میں دیگر کاموں مثلاً کپڑوں کی سلوٹیں اور داغ دھبے ختم کرنے کے لئے بھی استعمال ہوسکتا ہے۔ آیئے اس کے کچھ استعمالات دیکھتے ہیں۔

آج کل لوڈشیڈنگ کا مسئلہ عام ہے اور اگر ایسے وقت بجلی چلی جائے جب آپ کو انتہائی ضروری کام کے لئے جانا ہو اور کپڑوں میں سلوٹیں پڑی ہوں تو ایسے حالات میں سرکہ اور پانے کا محلول کپڑوں پر چھڑک دیا جائے تو یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔

فرش اور فریج کی صفائی:

بالوں کی خوبصورتی کے لئے:

اگر آپ صرف آدھا کھانے کا چمچ سرکہ لے کر اسے پانی کے کپ میں ڈالیں اور اس محلول سے بال دھوئیں تو آپ کے بال بہت ہی خوبصورت ہو جائیں گے۔ گو کہ آپ کے بالوں میں سے بو آئے گی لیکن یہ صرف چند منٹوں کے لئے ہو گا اور کچھ دیر بعد یہ بدبو ختم ہو جائے گی۔

کپڑوں کی سلوٹیں ختم کرنا:

اکثر فریج میں رکھے ہوئے کھانے کی بو ہمیں بہت ناگوار گزرتی ہے۔ اسی طرح فرش پر دھبے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر پانی اور سرکہ کا برابر محلول بنا کر اس سے فریج صاف کیا جائے تو بو ختم ہو جاتی ہے جبکہ اسے فرش پر رگڑنے سے فرش صاف اور چمکدار ہو جاتا ہے لیکن یاد رہے کہ ماربل اور گرینائیٹ کے فرش پر یہ ٹوٹکہ کارگر نہیں۔

کپڑوں کے داغ دھبوں کے لئے:

اگر کپڑوں پر پسینے کے دھبے موجود ہوں تو ایسے کپڑوں پر دھبے والی جگہ سرکہ اور پانی کا محلول چھڑکیں اور پھر دھولیں۔ داغ دور ہو جائیں گے۔

کپڑوں کو نرم کرنے کے لئے:

آج کل کپڑوں کو نرم کرنے کے لئے کئی کمپنیاں مصنوعات مارکیٹ میں لائی ہیں لیکن یہ کافی مہنگی ہیں لیکن کپڑوں کو نرم کرنے کے لئے ایک متبادل موجود ہے۔ اگر آپ دھلے ہوئے کپڑوں کو نچوڑنے سے پہلے سفید سرکہ میں دھولیں تو وہ نرم ہو جائیں گے۔

پھلوں کی تروتازگی کے لئے:

اکثر پھول پانی میں رکھنے سے جلد مرجھا جاتے ہیں۔ اگر پانی میں سفید سرکہ ملا لیا جائے تو پھول زیادہ دیر تک تروتازہ رہ سکتے ہیں۔

ہچکیوں کے لئے:

اگر آپ کو ایک دم ہچکی لگ جائے اور یہ ختم ہونے کے نام نہ لے رہی ہو تو صرف ایک چمچ سرکہ آپ کی یہ ہچکیاں ختم کر سکتا ہے۔

کمرے سے بدبو ختم کرنے کے لئے:

اگر ہانڈی جل جائے تو ناگوار بو پورے گھر میں پھیل جاتی ہے اور بہت برا لگتا ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لئے آسان حل موجود ہے۔ ایک برتن میں تین حصے پانی اور ایک حصہ سرکے کا محلول بنائیں اور اسے کمرے میں رکھ دیں۔ بو خود بخود ختم ہو جائے۔

آم ! قدرت کا تحفہ

ام کرن۔ کراچی

آم موسم گرما کا قدرت کی طرف سے عطا کردہ بہترین تحفہ ہے۔ آم کو پھلوں میں پھلوں کا بادشاہ بولا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آم میں بیش بہا فوائد رکھتے ہیں۔ پاکستان آم کی کاشت میں نمبر ون پر آتا ہے۔ دنیا میں سب سے بہترین آموں کی پیداوار پاکستان اور ہندوستان میں پائی جاتی ہے۔ آم وہ پھل ہے جس کا انتظار گرمیوں میں بچوں، بڑوں اور بزرگوں کو شدت سے ہوتا ہے۔ پاکستان میں صوبہ پنجاب اور سندھ سرفہرست ہیں پوری دنیا میں سو سے زیادہ آم کی اقسام پائی جاتی ہیں۔ یہ tropical علاقوں کا پھل ہے۔ اس کا سائنسی نام Mangifera Indica ہے۔ اس لذیز پھل کے بے شمار فائدے ہیں۔ اس میں وٹامن اے، بی اور سی پایا جاتا ہے ۔ اس میں کیلشیم، فاسفورس اور بہت سے حرارے پائے جاتے ہیں۔ آم کے استعمال سے آپ کے جسم میں کولیسٹرول کی مقدار کم ہوتی ہے۔ اس میں موجود وٹامن سی اور pectin خاص طور سے (LDL) کولیسٹرول کم کرتے ہیں۔ آم میں آئرن کی مقدار بھی کافی کثیر ہوتی ہے جن حضرات میں خون کی کمی ہو ان کو استعمال کافی فائدہ دیتا ہے۔ آم میں ایک بڑی مقدار antoxidants موجود ہوتے ہیں ۔ آم کے استعمال سے جسم میں کینسر اور دل کے امراض کے خلاف قوتِ مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔

آم مختلف اقسام میں بآسانی دستیاب ہوتا ہے اور باہر کے ملکوں کے مقابلے میں پاکستان میں مناسب قیمتوں میں مل جاتا ہے۔ گرمیوں میں اس کو ٹھنڈا کر کے کوئی تو روٹی کے ساتھ کھاتا ہے اور کوئی اس کا شیک بناتا ہے اور کوئی اس کو میٹھے میں استعمال کر کے لطف اندوز ہوتا ہے۔

آم کو ہمیشہ کھانے کے بعد کھائیں نہار منہ نہ کھائیں گرمیوں میں آم کا شربت بھی کافی مفید ہوتا ہے۔ اور آم جب کیری کی شکل میں ہوتا ہے تو اس کا اچار بھی بہت مزیدار ہوتا ہے۔ کیری کی چٹنی بھی بنائی جاتی ہے اور اس کو سالن میں استعمال کیا جاتا ہے۔

بے شک آم کی انفرادیت پھلوں میں اپنی مثال آپ ہے کھانے بیٹھو تو آپ کا دل ہی نہیں بھرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آم کو بنایا ہی اتنا خوش ذائقہ ہے اور پھر اس میں اتنے فوائد بھی عطا کر دیئے۔

بس ہر سال آم کھانے کے بعد اللہ کا شکر بجالائیں اور اس کی عطا کی ہوئی نعمتوں کی قدر کریں۔

Darsequran.com

سندھی بریانی

ہو گئے رخصت مبارک ایام رمضان المبارک کے۔۔۔ جو تھے پر خلوص عبادات اور خشوع و خضوع والی لمبی لمبی نمازوں کے۔۔۔۔ لیکن یاد رکھیں عید بھی اللہ کی ہے بڑی نعمت۔۔۔ جس میں ہوتی ہے نیک بندوں کی مہمان نوازی۔۔۔ تو کیوں ناں ہو جائے مزے دار ڈش سے آپ کے گھر میں بھی مہمان نوازی۔۔۔ چلیے آج آپ کی خدمت میں پیش ہے یہ ڈش سندھی بریانی کی! ضرور عید کے دن آزمایئے اور لطف اندوز ہوں کیوں کہ بنا اس کے دستر خوان کی رونق ہو گی نامکمل۔۔۔! تو پہلے ضروری اجزاء شیلف پر سجائیں۔

فاطمۃ الزاھراء

اجزاء:-

چکن کی بوٹی / گوشت 1 کلو

باسمتی چاول 1 کلو دھو کر 20 منٹ کے لئے بھگو دیں۔

دہی 1 کپ

لال مرچ پاؤڈر 1 کھانے کا چمچ

دھنیا پاوڈ 2 چمچ

ادرک لہسن پیسٹ 1 چمچ

پسا گرم مصالحہ 1 چمچ

نمک حسب ذائقہ

آلو بخارے 1 کپ، ایک کپ گرم پانی میں بھگو دیں

پودینہ ایک گھٹی باریک کٹا ہوا

ہری مرچ 6 عدد

لیموں رس

تیز پات کے 3 پتے

آلو آدھا کلو ہلکی سی بھاپ دے کر چار چار ٹکڑے کاٹ لیں اور ڈیپ فرائی کر لیں۔

ٹماٹر 4 عدد

پیاز 4 ڈلی باریک کٹی ہوئی

گرم دودھ آدھی پیالی

زردہ کا رنگ چوتھائی چمچہ

تیل 2 پیالی

بنانے کی ترکیب:-

سب سے پہلے ایک دیگچی میں تیل ڈال کر پیاز براون کرنے کے بعد آدھی پیاز نکال کر اخبار میں پھیلا دیں۔ آدھی میں چکن اور سارے مصالحے جات ڈال دیں۔ جب چکن کا پانی خشک ہو جائے تو آلو بخارے کی گھٹلیاں نکال لیں اور اچھی طرح سے رس نکال کر چکن میں ڈال دیں ساتھ میں ٹماٹر، دہی، ہری مرچیں بھی۔ اور بھون لیں۔

پھر دوسری بڑی دیگچی میں پانی گرم کریں ساتھ میں ہری مرچیں تیز پات کے پتے پودینہ ڈال کر پانی کو ابال کر بھیگے ہوئے چاول ڈال کر نمک ایک کھانے کا چمچہ سفید سرکہ ڈال کر چاول دو کنی ابالیں۔ جب دو کنی ابال آجائے تو پانی چھان لیں۔

پھر اسی چاول والی دیگچی میں نیچے ذرا سا تیل لگا کر آدھے چاولوں کی تہ لگائیں پھر چکن کی تہہ تھوڑی سی تلی پیاز پھر باقی چاول کی تہہ ساتھ میں گرم دودھ میں زردہ کا رنگ ملا کر ڈال دیں اوپر تلی پیاز لیموں کا رس ڈال کر توئے پر تیز آنچ سے دم لگائیں۔ 10 منٹ بعد ہلکی آنچ کریں 15 منٹ بعد سندھی بریانی ڈش آوٹ کر کے کباب رائتہ اور سلاد کے ساتھ مہمانوں کو پیش کر کے مزے مزے کی تعریفوں کو قبول کریں اپنے حق میں ہاں میرا ابھی ہو گا حصہ آپکی تعریف میں کیوں کہ بنا ترکیب کے بنانا تھوڑا مشکل تھا!

اچھی بات

”ہر عمل میں نیت صحیح ہونا ضروری ہے۔ جس کی نیت صحیح ہو گی اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ اپنے نیک اعمال کی تشہیر خود نہیں چاہے گا بلکہ اپنے اعمال چھپائے گا۔“

(مولانا شیخ اظہر اقبال (اصلاحی مجالس))

You Tube f g+ Dailymotion /darsequran1

اچھی بات

”آخری عشرے میں اللہ اپنے بندوں کو معاف کرتا ہے تو ہم بھی ایک دوسرے کو معاف کریں، درگزر کریں۔ صلح کریں۔ یہ نفل روزے، نفل نماز سے زیادہ افضل ہے۔“

(مولانا طارق جمیل)

You Tube f g+ Dailymotion /darsequran1

الحمدللہ!

(2003 تا 2017)

14 سال سے درسِ قرآن ڈاٹ کام مصروف عمل

سوشل میڈیا

کے 10 بڑے ذرائع پر اللہ کا پیغام اللہ کے بندوں تک پہنچانے کی سعادت

2003 درس قرآن ڈاٹ کام ویب سائیٹ نے دنیا کی پہلی بڑی اسلامی اردو آڈیو ویب سائیٹ ہونے کا اعزاز حاصل کیا اور اس نے علم کے میدان میں ایک نیا رجحان متعارف کروایا جس سے سینکڑوں اسلامی ویب سائیٹس نے رہنمائی حاصل کی ہے اور الحمدللہ درس قرآن ڈاٹ کام کو 100 سے زائد علماء کرام کی سرپرستی حاصل رہی ہے۔

www.darsequran.com

ویب سائیٹ

6 لاکھ سے زائد Likes کی بدولت لاکھوں ناظرین اس پیج سے اصلاحی ویڈیو شارٹ کلپس، قرآن وسنت کی تعلیمات پر مشتمل پوسٹس، دعائیں، اصلاحی واخلاقی تحریریں، کہانیاں، اسلامی معلومات وخبروں سے مستفیض ہوتے ہیں۔ کیا آپ نے اس پیج کو Like کیا ہے؟ نہیں!!! تو پھر ابھی Like کیجیے۔

/darsequran1
/darsequranlive

فیس بک پیج

دنیا کے سرفہرست اردو اسلامک چینل میں شامل اس یوٹیوب کے چینل پر ہمارے سبسکرائبرز 1 لاکھ اور الحمدللہ تین کروڑ سے زائد درسِ قرآن ڈاٹ کام کی جانب سے اپ لوڈ شدہ ویڈیوز دیکھی گئیں۔

/darsequran1

یوٹیوب چینل

الحمدللہ واٹس ایپ کی دنیا میں درس قرآن ڈاٹ کام نے سب سے پہلے اسلامک ویڈیو شارٹ کلپس سروس متعارف کروائی جس میں پچھلے 4 سال میں اب تک دنیا بھر سے تقریباً 3 لاکھ موبائل نمبرز رجسٹر ہوئے ہیں۔ جو گھر بیٹھے اصلاحی و دینی ہائی کوالٹی ویڈیوز اور اسلامی پوسٹس حاصل کرتے ہیں۔ اپنے موبائل فون میں رجسٹریشن کے لئے اس نمبر پر میسج کریں 923102400043+

+923102400043

واٹس ایپ

درس قرآن ڈاٹ کام کا ٹیلی گرام پر بھی چینل موجود ہے آپ کی آسانی کے لئے درس قرآن ڈاٹ کام نے ویڈیوز اور اسلامی پوسٹس کے لئے الگ الگ چینل متعارف کرائیں ہیں۔

/darsequran1
/darsequran11

ٹیلی گرام چینل

اس کے علاوہ درس قرآن ڈاٹ کام /darsequran1 (ڈیلی موشن)، /darsequran (ٹویٹر)، /darsequran1 (گوگل پلس)، /darsequran1 (انسٹاگرام) پر بھی موجود ہے۔

Android پلے اسٹور پر ہماری ایپس ڈاونلوڈ کیجیے: Mera Pakistan, Darsequran, Hamd o Naat

ANDROID APP ON Google play

خواتین اور بچوں کے لیے

بچوں کے لیے ویب کہانی www.darsequran.com/wk | خواتین کے لیے پیام حیاء ای میگزین www.darsequran.com/haya

www.darsequran.com